وہابیوں کے بارے میں (۲)

اسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔
والصلاۃ والسلام علی رسولنا محمدٍ سیدُ الاولین والاخرین۔ مددیارسول اللہ' مدد یا اصحابِ رسول اللہ' مددیامشائخین شیخ عبداللہ داغستانی' شیخ ناظم الحقانی۔ دستور۔
طریقتنا صحبہ والخیرفی الجمیعہ۔

ایک واقعہ پیش آیا۔ لوگ، اُس کا کچھ حصہ ہی ریکارڈ کر پائے۔ انشاءاللہ، وہ اُس کو انٹرنیٹ میں شائع کریں گے۔ ہمارے بھائی اس سے بہت غمزدہ ہوئے۔ تاہم ، رسول اللہﷺ کی ایک حدیث شریف ہے، جو کچھ ہوتا ہے اُس میں کچھ اچھائی ہوتی ہے۔ اللہ(عزوجل) فرماتے ہیں،

وَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تُحِبُّواْ شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ

وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُواْ شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّواْ شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (سورۃ البقرۃ : ۲۱۶)۔'' تمہیں کوئی بات پسند آئے اور وہ شاید تمہارے حق میں بُری ہو ، اور تمہیں کوئی چیز پسند نہ آئے اور وہ شاید تمہارے لئے بھلی ہو''۔

اللہ کے گھر میں زور سے بات کرنا مناسب نہیں۔ ایک آدمی نے بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ کہا اور جب اس نے ''الحمدللہ'' کہا، کسی نے زور سے پکارا اور اُس شخص کے ذکر میں مداخلت کردیا۔ اور شور مچانا شروع کردیا۔ لوگ وہاں نماز پڑھتے ہیں لیکن جب کوئی سلام کرے تو کوئی جواب نہیں آتا۔ سلام دینا، سنت ہے اور سلام کا جواب دینا، فرض ۔ وہ لوگ یہ بھی نہیں کرتے۔ہم ، صلاۃ الضحیٰ پہلے ہی پڑھکر ادب سے بیٹھ گئے تھے۔ امام کھڑے ہوکر تقریر کرنے ہی والے تھے کہ اُن لوگوں نے امام کو چلاّ کر خاموش کردیا۔

یہ اللہ (ج ج) کے خلاف سیدھی گستاخی ہے۔ یہ اللہ کے حکم کو روندنا ہے۔ یہ رسول اللہﷺ کی اور آپﷺ کے سنت کی توہین ہے ۔ اسکا اسلام سے یا انسانیت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ جو لوگ غیر، غیر مسلم ہیں، اُنھوں نے ہمارے ساتھ ایسا نہیں کیا۔ اگر وہ کرتے بھی تو کوئی بات نہیں تھی کیونکہ وہ غیر مسلم ہیں، وہ کر بھی سکتے تھے لیکن یہ لوگ ایسے دکھا رہے تھے کہ وہ ہم کو اسلام سکھائیں گے۔ تمھارا اسلام سے کوئی واستہ نہیں۔ اسلام ایسی چیز

ہے جو کبھی بھی اس قوم (باشکیر، روس) کے رواجوں کے ساتھ مناسب نہیں لگتا۔ اُن کے اداب اور اخلاق، اسلام کے حساب سے مناسب نہیں۔ یہاں کے لوگ مہمان نواز اور رحم دل ہیں، آپ کھڑے ہوکر مہمان کے ساتھ بُرا برتاؤ نہیں کر سکتے۔ ہمارا باطن اللہ(ج ج) ہی جانتے ہیں لیکن ہمارا ظاہر ، اسلام ہے۔ جو ہم کو دیکھتے ہیں، ہماری عزت کرتے ہیں کہ "آپ مسلمان ہو"۔ وہ کہتے ہیں، چلے جاؤ۔ اللہ(ج ج) کا شکر ہے، ہمارے بھائیوں کے رجحان کے ساتھ، ہم نے دیکھ لیا کہ وہاں کرنے کو کچھ بھی نہیں ہے۔ اور ہم نے واپس ہونے کا ارادہ کرلیا تاکہ حالات بگڑ نہ جائیں۔ ہم نے حضرت رسولﷺ کا حکم پورا کیا: اگر کسی کے ساتھ بحث ہو تو جواب نہ دو، اللہ کے اوپر چھوڑدو اور بُرائی کو وہیں روک دو۔

وہ حالات کو بگاڑ کر افراتفری کرنے والے تھے۔ اللہ(ج ج) نے ہم کو بچالیا۔ ہماری نیت اللہ کیلئے تھی، تو اللہ نے اپنے بندوں کی حفاظت فرمائی اور ہم وہاں سے نکل گئے۔ تاہم، اُن کا اصل مقصد ایک بہت بڑا جھگڑا مچانا تھا۔ اور وہ لوگ تصوف کے لوگوں کو، عام لوگوں کے سامنے بُرا دکھانا چاہ رہے تھے۔

وہ لوگ اُس ملک کے مقامی بھی نہیں تھے۔ وہ دور دراز کے علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ وہ شیطانی کیلئے آئے تھے۔ اللہ اُن کو بُرائی دیں۔ٍ دوسرے الفاظ میں، ہم نے بھلائی چاہی تھی، اللہ نے ہم کو بھلائی دی۔ ہم کسی سے جھگڑا یا بحث نہیں کرنا چاہتے، ہم کو ٹھیک کرنے کے بجائے، باہر ہزاروں ، لاکھوں لوگ ہیں جن کو مذہب کا کوئی اندازہ بھی نہیں۔ وہ اُن کو ٹھیک کریں۔ تاہم وہ اُن کو ٹھیک نہیں بلکہ برباد کر رہے ہیں۔ جو اُن کے پاس جاتے ہیں، وہ فنا ہوجاتے ہیں۔

ہم بھلائی چاہتے ہیں اسلئے انشاءاللہ ہم کو بھلائی ملے گی۔ اللہ بھلائی کے ساتھ ہیں۔ وہ اُن لوگوں کے ساتھ نہیں جو اللہ کے خلاف ہیں۔ انشاءاللہ جو ہم کہیں وہ کام آئے اور لوگ جان جائیں کہ وہ کیسے لوگ ہیں۔ اور اُن میں بہت جھوٹ ہے حالانکہ رسول اللہﷺ فرماتے ہیں کہ "مسلمان جھوٹ نہیں بولتا"۔ وہ سب کچھ کرسکتا ہے لیکن "جھوٹ" مسلمان کے لئے مناسب نہیں۔ یہ کام نہیں آتا۔ وہابی اور سلافی، کبھی نہیں سنتے۔ اُن کے دماغ، پتھر کے جیسے ہیں۔ یہ کہاوت ہے کہ ، "پتھر سے بات کرنا بہتر ہے"۔ میں یہ ۳۰ سال سے سن رہا ہوں لیکن اللہ نے ایک دن، کل، دکھا دیا۔

وہ لوگ مسجد کے اندر چیخ پکار کر رہے تھے۔ "مشرک"۔ وہ چلا رہے تھے، 'مشرک" اُن لوگوں کو کہہ رہے تھے، جو مسجد میں پہلی صف میں نماز پڑھ رہے تھے اور جنھوں نے سلام دیا تھا۔ کیا معلوم ہے، وہ دوسرے لوگوں کو کیا کچھ کہتے ہونگے۔ دوسرے الفاظ میں اُن کے حساب سے دنیا میں ایک ملین مسلمان بھی نہیں۔ حالانکہ ہم نے "لا الہ الاآاللہ محمدالرسول اللہ" بھی کہا لیکن پھر بھی وہ "مشرک" پکارتے رہے۔

حضرت شيخ محمد محمت عادل الحقّاني

کی صحبت

جنت کی کنجی"لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" ہے۔ ہمارے مقدس رسول اللہﷺ فرماتے ہیں" جنھوں نے یہ کہا، وہ محفوظ ہوگئے"۔ یہاں تک کہ صرف ایک جملہ بھی لوگوں کو ابدی راحت دلا سکتا ہے۔ یہی کچھ تو ہم لوگوں سے کہتے ہیں۔ یہاں یا جہاں کہیں ہم جائیں، یہ ہم لوگوں سے کہتے ہیں اور خوشخبری دیتے ہیں۔

جنت بہت بڑی ہے۔ ہر ایک اُس میں جگہ پاسکتا ہے۔ اور یہ سب کے لئے کافی ہے۔ وہ بالکل الٹے ہیں، وہ سب کو جہنم میں بھیجنا چاہتے ہیں۔ جو بھلائی چاہتے ہیں، اللہ(ج ج) اُن کے ساتھ ہیں۔ وہ بُرائی چاہتے ہیں اور ہم بھلائی۔ ہر کوئی بھلائی چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ پھر بھی بُرائی چاہتے ہیں۔

چنانچہ، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے بھائی، غریب لوگ، بہت ہی رنجیدہ ہوئے۔ یعنی، وہ شرمسار ہوئے کہ ایسا واقعہ پیش آیا۔ نہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں۔ ہم پہلے سے ہی ایسے واقعات کے عادی ہیں۔ کوئی بڑی بات نہیں ہوئی۔ ہمارے اپنے اندر بھی تو کافی پاگلپن ہے۔ اس میں کچھ بھلائی ہے، انشاءاللہ۔ آپ دیکھینگے، انشاءاللہ۔ انشاءاللہ ہم وہ بھلائی دیکھیں گے۔

ومن اللہ والتوفیق

فاتحہ۔

حضرت شیخ محمّد محمت عادل

۳۱اگست ٢٠١٦ /١٦ ذوالقعدہ ١٤٣٧

باشکورتوستان۔